قرآنی بیان

حلال کے فضائل

(پارہ: 07، سورۂ مائدہ: 88)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ)

اور شعبہ امامِ مساجد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجد کے لیے

03 اپریل 2026ء

(بمطابق: 14 شوال شریف 1447ھ) کے جمعۃ المبارک کا

مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
03 اپریل، 2026ء (بمطابق: 14 شوال شریف، 1447ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

(پارہ: 07، سورۂ مائدہ: 88)

حلال کے فضائل

اِس بیان میں آپ جان سکیں گے…

✿.. دِل چمکانے والی بنیادی چیز صفحہ: 04
✿.. نمازیں نُور کیوں نہیں بڑھاتی ہیں؟ صفحہ: 05
✿.. دُعا قبول نہ ہونے کا سبب صفحہ: 11
✿.. حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کا ذِکرِ خیر صفحہ: 16

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اَرْبعینِ عطّار، قِسط:2، صفحہ:11، حدیثِ پاک نمبر:11 ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ اَوْ سَاَلَ لِیَ الْوَسِیلَۃَ حَقَّتْ عَلَیْہِ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: جس نے مجھ پر درود شریف پڑھا یا اللہ پاک کی بارگاہ میں میرے لیے وسیلے کی دُعا کی، قیامت کے دِن اُس پر میری شفاعت ثابت ہو گئی۔ (1)

خاصِ محبوبِ خدا ختمِ رِسالت (صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم) پر سلام
عینِ رحمت شافعِ روزِ قیامت (صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم) پر سلام
عرض کیجے کافیؔ...!! مُشتاق ہر لَیل و نَہار (دِن رات کے محبوب)
صاحبِ لَوْلَاک، سُلطانِ شفاعت (صلّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم) پر سلام (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْآنِ الْکَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ

1 ...فضل الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم لاسماعیل القاضی، صفحہ:51، حدیث:50۔

2 ...کافی کی نعت، صفحہ:42 ملتقطاً۔

مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ (پارہ:7، سورۂ مائدہ:88)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جو کچھ تمہیں اللہ نے حلال پاکیزہ رِزْق دیا ہے اُس میں سے کھاؤ اور اُس اللہ سے ڈرو جس پر تم اِیمان رکھنے والے ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُورۂ مائِدہ، آیت:88 سُننے کی سَعَادت حاصِل کی، اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے حلال اور طَیِّب یعنی پاکیزہ کھانے کا حکم دیا ہے۔ اِرْشاد ہوتا ہے:

وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾ (پارہ:7، سورۂ مائدہ:88)

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جو کچھ تمہیں اللہ نے حلال پاکیزہ رِزْق دیا ہے اُس میں سے کھاؤ اور اُس اللہ سے ڈرو جس پر تم اِیمان رکھنے والے ہو۔

حلال کھانا نہایت ضروری ہے

یہ بات یاد رکھ لیجیے! دِین میں حلال کمانے اور حلال کھانے کی بہت اہمیت ہے، ترقی ہو یا تَنَزُّلی، دونوں کی ابتدا رِزْق سے ہوتی ہے، جو لوگ ترقی کی طرف بڑھتے ہیں، سب سے پہلے ان کا رِزْق پاکیزہ ہوتا ہے، اس کی برکت سے دِل روشن ہوتے ہیں، اس کی برکت سے اَخْلاق سنورتے ہیں، عِبادات میں دِل لگتا ہے، پِھر اَخْلاقی درستی کی برکت سے پُوری قوم ترقی کر جاتی ہے۔

اسی طرح جو لوگ تَنَزُّلی کے گڑھے میں گرتے ہیں، وہ بھی یک دَم نہیں گرتے، پہلے رِزْق میں ملاوٹ آتی ہے، حرام کمائیاں ہوتی ہیں، اس کی نُحُوسَت سے دِل گندے ہو جاتے

ہیں، دِل سیاہ ہو جائیں تو اَخلاق بھی بگڑ جاتے ہیں، عادات بھی تباہ ہو جاتی ہے، پھر اسی کی نُحُوسَت ظاہِر ہوتی ہے کہ پُورا معاشرہ بگڑتا ہے اور پُوری قوم تَنَزُّلی کا شکار ہو جاتی ہے۔

غرض؛ بنیاد رِزْق ہے، ہم حلال کھائیں گے تو اس کا نتیجہ اچھا نکلے گا، حرام کی طرف بڑھیں گے تو اس کا نتیجہ تباہی و بربادی نکلے گا۔

دِل چمکانے والی بنیادی چیز

حضرت عُمر بن صالِح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا، میں نے پوچھا: اے امام! اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، دِل نرم کیسے ہوتے ہیں؟ یہ سُوال سُن کر امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سَر مبارک جھکالیا، کچھ دیر بعد سَر اُٹھا کر فرمایا: بیٹا! حلال مال (دِل کو نرم کرتا ہے)۔

حضرت عمر بن صالِح فرماتے ہیں: اپنے سُوال کا جواب سُن کر میں واپس آگیا، راستے میں مجھے حضرت بشر حافِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ ملے، میں نے ان سے پوچھا: عالی جاہ! دِل نرم کیسے ہوتے ہیں؟ فرمایا: اللہ پاک کے ذِکْر سے۔ میں نے عرض کیا: امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا تھا، اتنا سُنتے ہی حضرت بِشر حافِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خوشی سے فرمایا: واہ... (کیا بات ہے)۔ انہوں نے تمہیں کیا بتایا؟ میں نے عرض کیا: امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حلال کھانے سے دِل نرم ہوتا ہے۔ فرمایا: امام نے اَصْل بنیاد بتائی (یعنی اَصْل یہی ہے کہ دِل رِزْقِ حلال ہی سے نرم ہوتا ہے)۔ حضرت عمر بن صالِح رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر میری ملاقات حضرت عبدُ الوَہّاب بن ابو الحسن رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ہوئی، میں نے ان

سے بھی وہی سوال پوچھا: انہوں نے بھی فرمایا: اللہ پاک کے ذِکْر سے دِل نرم ہوتا ہے۔ میں نے عرض کیا: میں امام احمد بن حنبل رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا تھا، اتنا سُنتے ہی ان کا چہرہ خوشی سے کھل اُٹھا، فرمایا: امام احمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تمہیں کیا جواب دیا؟ میں نے عرض کیا: امام صاحِب فرماتے ہیں: دِل کی نرمی رِزْقِ حلال میں ہے۔ حضرت عبدُ الوَہّاب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی وہی بات کہی، فرمایا: امام صاحِب نے اَصْل بنیاد بتائی ہے (واقعی حلال کھانے کے بغیر دِل ہرگز صاف نہیں ہو سکتا)۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! 3 اَوْلیائے کرام کی گواہی ہے کہ دِل کی نرمی اور صَفَائی کے لیے سب سے اَہَم چیز **حلال کھانا** ہے۔ اس سے پتا چلا: بندے کا کھانا پینا حرام ہو، اس کے پیٹ میں حرام غِذا اُتر رہی ہو تو وہ چاہے جتنی مرضی ریاضتیں کرلے، جتنی چاہے عبادتیں کرلے، اس کے دِل کی سیاہی نہیں اُتر سکتی، کھانا حلال ہو گا، تبھی عبادات اَثر کریں گی، نماز کی برکتیں بھی تبھی ظاہِر ہوں گی، تِلاوت کا فیضان بھی تبھی دِل میں اُترے گا، تبھی دِل پاک ہو گا، تبھی اَخلاق سنوریں گے۔

نمازیں نُور کیوں نہیں بڑھاتی ہیں؟

حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ سے روایت ہے: ایک مرتبہ بنی اسرائیل نے اپنے نبی حضرت شعیا علیہ السَّلام کی خِدْمت میں عرض کیا: ہم نمازیں پڑھتے ہیں مگر نماز ہمارے دِل کا نُور نہیں بڑھاتی؟ ہم زکوۃ دیتے ہیں، اِس کی برکتیں ظاہِر نہیں ہوتیں، ہم پُھوٹ پُھوٹ کر روتے ہیں، اِس کے باوُجود ہماری دُعائیں سُنی نہیں جاتیں؟

1 ...حلیۃ الاولیاء، جلد:9، صفحہ:193، رقم:13663 ملتقطاً۔

بنی اسرائیل کی اِس شکایت کے جواب میں اللہ پاک نے فرمایا:

كَيْفَ أُنَوِّرُ صَلَاتَهُمْ وَقُلُوبُهُمْ صَاغِيَةٌ إِلَى الدُّنْيَا

ترجمہ: یعنی میں ان کی نماز کو نورانی کیسے بناؤں؟ جبکہ ان کے دِل دُنیا میں پھنسے ہوئے ہیں۔

كَيْفَ أَقْبَلُ صِيَامَهُمْ وَهُمْ يَتَقَوَّوْنَ عَلَيْهِ بِالطُّعْمَةِ الْحَرَامِ؟

ترجمہ: میں ان کے روزے کیسے قبول کروں، جبکہ یہ روزے کی طاقت لقمۂ حرام سے لیتے ہیں۔[1]

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** روزے کو عبادت کا دروازہ قرار دیا گیا ہے، اگر آدمی روزے پر روزے رکھے مگر حلال نہ کھائے تو روزہ بھی دِل نہیں چمکاتا۔ پتا چلا: حلال کھانا انتہائی ضروری ہے۔

گِری ہوئی ایک کھجور کھانے کا وبال

ایک بہت بڑے اور مشہور و مَعْرُوف ولیُ اللہ ہوئے ہیں: حضرت ابراہیم بن اَدْہَم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ۔ آپ نے اپنی زِندگی کا کافِی حصّہ سَفَر میں گزارا، فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے بَیتُ المقدّس (یعنی مسجدِ اَقْصیٰ) میں رات گزاری، میں نے دیکھا: رات کے کسی پہر وہاں 2 فرشتے آئے، ان میں سے ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا: یہاں کون اِنسان ہے؟ دوسرا بولا: یہ ابراہیم بن اَدْہَم ہیں۔ پہلے فرشتے نے کہا: وہ ابراہیم بن اَدْہَم...!! انہیں تو اب اُن کے درجے (***Rank***) سے ہٹا دیا گیا ہے۔ دوسرے فرشتے نے پوچھا: کس سبب سے؟ پہلے فرشتے نے کہا: ایک مرتبہ ابراہیم بن اَدْہَم بصرہ میں تھے، انہوں نے ایک دُکان

[1] ...موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب العقوبات، جلد:4، صفحہ:488و489، رقم:225 ملتقطاً۔

سے کھجوریں خریدیں، جب وہ کھجوریں لے کر جانے لگے تو دیکھا؛ ایک کھجور گِری پڑی ہے، وہ سمجھے کہ شاید یہ میری کھجور گِری ہے، لہٰذا اُنہوں نے وہ کھجور اُٹھا کر کھالی، چونکہ وہ کھجور ان کی نہیں بلکہ دکاندار کی تھی اور انہوں نے دُوسرے کی کھجور کھالی تھی، لہٰذا اللہ پاک نے انہیں اِن کے درجے سے مَعْزول (**Deposed**) فرمادیا۔

حضرت ابراہیم بن اَدْہَم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے فرشتوں کی یہ گفتگو سُنی تو فوراً بصرہ پہنچا، اُس دکاندار کی کھجور اسے واپس لوٹائی اور واپَس آگیا۔ رات ہوئی تو پھر میں نے 2 فرشتوں کو دیکھا، وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے، ایک نے دوسرے سے کہا: یہ وہی ابراہیم بن اَدْہَم ہیں، جنہوں نے کھجور کے مالِک کو کھجور لَوٹا دی تو اللہ پاک نے انہیں دوبارہ اِن کا پہلے والا مقام عَطا فرمادیا۔[1]

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔

آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

آیئے! اللہ پاک کے حُضُور دُعا کرتے ہیں:

محبّت میں اپنی گُما یااِلٰہی!
نہ پاؤں میں اپنا پتا یااِلٰہی!
مِرے دِل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر
کر اُلفت میں اپنی فَنا یااِلٰہی!
تُو اپنی وِلایت کی خیرات دیدے
مِرے غوث کا واسِطہ یااِلٰہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ
گُناہوں سے ہر دَم بچا یااِلٰہی![2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...رسالہ قشیریہ، باب التقویٰ، صفحہ: 144۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 105 ملتقطاً۔

آہ! آج کل ہمارے ہاں تو حال ہی بے حال ہے ❁ لوگ بغیر پوچھے دوسروں کی چیزیں ہڑپ کر جاتے ہیں ❁ گاہک دُکاندار کو اور دُکاندار گاہکوں کو دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں ❁ کبھی نوٹوں کی گڈی میں نقلی نوٹ چھپا کر دُکاندار کو تھما ڈالتے ہیں ❁ دُکاندار کی چیزیں اُٹھا کر، ناحق پھانک جاتے ہیں ❁ سبزیوں اور پھلوں کی ریڑھیوں سے چُپ چاپ کچھ نہ کچھ اُٹھا کر اپنی ٹوکری میں ڈال لیتے ہیں ❁ ایک دُوسرے کی چپل بغیر اِجازت اِستعمال کرنا، یا اپنی چپل سے کسی اور کی چپل تبدیل کرنے کو تو شاید بُرا ہی نہیں سمجھا جاتا، یہ بہت تکلیف دہ مُعاملہ ہے، روزمرہ کے کئی ایک اور ایسے معاملات بھی ہیں جن میں بِلا اِجازتِ شرعی دُوسروں کی چیزیں اِستعمال کرنا کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا، بسا اَوقات دکاندار ایک دوسرے کی چیزیں بغیر بتائے اُٹھا کر اِستعمال بھی کرتے رہتے ہیں اور سامنے والے کو پتہ بھی نہیں چلتا ہو گا، ایسے نادانوں کو سمجھنا چاہیے، عبرت لینی چاہیے، بظاہِر مَعْمُولی نَظَر آنے والی چیز بھی اگر بغیر اجازت استعمال کر ڈالی اور روزِ قیامت پکڑے گئے تو ہمارا کیا بنے گا؟

خِلال کا وبال

مشہور تابعی بزرگ حضرت وہب بن مُنَبِّہ رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا، اس نے اپنے پچھلے تمام گُناہوں سے تَوبَہ کی، 70 سال تک لگاتار اس طرح عبادت کرتا رہا کہ دِن کو روزہ رکھتا اور رات کو جاگ کر عبادت کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا، نہ کسی سائے کے نیچے آرام کرتا۔ جب اس عبادت گزار کا انتقال ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ پاک نے میرا حِساب لیا، پھر سارے گُناہ بخش دیئے مگر ایک لکڑی جس سے میں نے اس

کے مالِک کی اجازت کے بغیر دانتوں میں خِلال کر لیا تھا، وہ معاف کروانا رہ گیا تھا، اس کی وجہ سے اب تک جنّت سے روک دیا گیا ہوں۔ (1)

سلسلہ آہ! گُناہوں کا بڑھا جاتا ہے
نِت نیا جُرم ہر اک آن ہوا جاتا ہے

لاؤں وہ اَشک کہاں سے جو سیاہی دھوئیں
گندگی میں مرا دِل حد سے بڑھا جاتا ہے

اِمتحاں کے کہاں قابِل ہوں میں پیارے اللہ
بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُعائیں قبول نہ ہونے کا سبب

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے مروِی ایک حدیثِ پاک ہے، بہت سبق آموز روایت ہے، تَوَجُّہ سے سنیے! رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا

ترجمہ: بیشک اللہ پاک ہے اور پاک ہی چیزوں کو قبول فرماتا ہے۔

وَاَنَّ اللّٰہَ اَمَرَالْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَبِہِ الْمُرْسَلِیْنَ

ترجمہ: بیشک اللہ پاک نے مسلمانوں کو بھی اسی بات کا حکم دیا ہے، جس بات کا حکم رسولوں کو دیا ہے۔

یعنی یہ حکم ایسا اعلیٰ، ایسا اَہم ہے کہ اللہ پاک نے اس میں انبیائے کرام علیہم السَّلام کے ساتھ عوام کو بھی شریک فرمایا ہے۔ حکم کیا ہے؟ اللہ پاک نے رسولوں کو حکم دیا:

یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا | تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے رسولو! پاکیزہ چیزیں

1...تَنْبِیْهُ الْمُغْتَرِّیْن، صفحہ:47۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:432-433ملتقطاً۔

صَالِحًا (پارہ:18، سورۂ مؤمنون:51)	کھاؤ اور اچھا کام کرو۔

بالکل یہی حکم باقی مسلمانوں کو بھی دیا، فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (پارہ:2، سورۂ بقرہ:172)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں کھاؤ۔

اتنا فرمانے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کا ذِکر کیا، فرمایا: ایک بندے نے لمبا سَفَر کیا، بال پراگندہ ہیں، بدن غُبار آلود ہے، وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر اللہ پاک کو پُکارتا ہے: یَارَبِّ! یَارَبِّ!

صُورتِ حال ایسی ہے کہ

وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِّیَ بِالْحَرَامِ

ترجمہ: اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، پہننا حرام، پلا بڑھا حرام سے۔

فرمایا:

فَاَنّٰى یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ

ترجمہ: یعنی جب اس کا کھانا، پینا، پہننا حرام ہے تو اس کی دُعائیں کہاں سے سُنی جائیں گی؟(1)

اَللہُ اَکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** غور فرمائیے! لقمۂ حرام کی کتنی نحوست ہے، بندہ لاکھوں روپیہ لگا کر حج کے لیے جاتا ہے، اِحْرام باندھتا ہے، لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ کی صدائیں لگاتا ہے، کعبہ شریف کا غلاف تھام کر دُعائیں کرتا ہے مگر اُس کا کھانا پینا حرام ہے تو اِس اعلیٰ ترین مقام پر، اعلیٰ ترین حالت میں بھی اُس کی دُعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

1 ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب وتربیتھا، صفحہ:364، حدیث:1015۔

دُعا قبول نہ ہونے کا سبب

حضرت عُبّاد خوّاص رحمۃُ اللہِ علیہ سے مَنْقُول ہے: ایک مرتبہ حضرت مُوسیٰ علیہ السَّلام کسی مقام سے گُزرے تو دیکھا کہ ایک شخص ہاتھ اُٹھائے رَو رَو کر بڑے رِقَّت اَنگیز انداز میں مصروفِ دُعا تھا۔ حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السَّلام اُسے دیکھتے رہے، پھر بارگاہِ خُداوندی میں عرض گُزار ہوئے: اے میرے رحیم و کریم پروردگار! تُو اپنے اِس بندے کی دُعا کیوں نہیں قبول کررہا؟ اللہ پاک نے آپ علیہ السَّلام کی طرف وحی نازل فرمائی: اے موسیٰ! اگر یہ شخص اتنا روئے، اتنا روئے کہ اِس کا دَم نکل جائے اور اپنے ہاتھ اتنے بُلند کرلے کہ آسمان کو چُھولیں، تب بھی میں اِس کی دُعا قبول نہ کروں گا۔ حضرت مُوسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السَّلام نے عرض کی: میرے مولیٰ! اِس کی کیا وجہ ہے؟ اِرْشاد ہوا: یہ حرام کھاتا اور حرام پہنتا ہے اور اس کے گھر میں حرام مال ہے۔[1]

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارب | عاشقِ مُصطفٰے بنا یاربّ!
حِرصِ دنیا نکال دے دل سے | بس رہوں طالبِ رضا یاربّ![2]

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو حرام کھاتا، حرام پہنتا اور اپنے گھر میں حرام مال رکھتا ہے تو وہ اپنی دُعاؤں کے ثمرات سے خُود کو محروم کرتا اور قہرِ قہار و غضبِ جَبّار میں گرفتار ہوکر عذابِ نار کا حقدار قرار پاتا ہے، لہٰذا اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دُعائیں بارگاہِ خُداوندی میں مَقْبُول ہوں اور اللہ پاک کی ناراضی سے امن نصیب ہو تو ہمیں چاہیے کہ صرف حلال کھانا ہی اپنی عادت بنائیں اور حرام و ناجائز چیزوں سے بچتے رہیں، بالفرض اگر

---

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ الثانیہ والخمسون بعد الثلاث مائۃ، دعا من یاکل الحرام، صفحہ: 312۔

2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 79-81 ملتقطاً۔

کم تنخواہ میں کسی کا گُزر بسر نہ ہو تا ہو تو وہ غیر ضروری اَخراجات سے جان چھڑائے نہ کہ مال کی حرص میں حرام ذرائع اِختیار کرے، بسا اَوقات گھر، سسرال یا عزیز واَقارب میں کم تنخواہ کی وجہ سے طرح طرح کی باتیں سُننے کو ملتی ہیں، ایسے موقع پر عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ صبر و شکر کے ساتھ قلیل آمدنی میں بھی توکّل وقناعت کا ذِہن بنائے۔ بعض نادان اِن حالات سے تنگ آکر ہمت ہار بیٹھتے ہیں، جُوا، بھتہ، سُود اور رِشوت وغیرہ حرام کاموں میں پڑ جاتے ہیں، خود بھی مالِ حرام کھاتے اور اپنے گھر والوں کو بھی مالِ حرام کِھلاتے ہیں، یُوں اپنے لیے اور اپنے گھر والوں کے لیے ہلاکت وبربادی کو دعوت دیتے ہیں۔ آیئے! بارگاہِ رِسالت میں اِلتجا کرتے ہیں:

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر
عطا ہو دولتِ صبر و قناعت یارسولَ اللہ![1]

اے سعد! حلال کھایا کرو...!!

حضرت سعد ابن ابو وقاص رَضِیَ اللہُ عنہ نے نبیِ اَکرم، رسولِ مُکَرّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! دُعا فرمایئے کہ اللہ پاک مجھے ایسا بنادے کہ میری دُعا قبول ہو جایا کرے تو قاسمِ نعمت، نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یَا سَعۡدُ! اَطِبۡ مَطۡعَمَكَ تَكُنۡ مُسۡتَجَابَ الدَّعۡوَةِ یعنی اپنے کھانے کو پاکیزہ بناؤ تمہاری دُعائیں قبول ہوا کریں گی۔[2]

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:332۔
2 ... معجم اوسط، جلد:5، صفحہ:34، حدیث:6495۔

جہنمی کھانا جگر پھاڑ دے گا

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اِطاعت اللہ پاک کے خزانوں میں پوشیدہ ہے اور اِس کی چابی دُعا ہے اور حلال کھانا اِس چابی کے دَندانے ہیں،[1] اگر چابی میں دَندانے نہیں ہوں گے تو دروازہ بھی نہیں کھلے گا اور جب خزانہ نہیں کھلے گا تو اِس کے اندر پوشیدہ اِطاعت تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے؟ لٰہذا اَپنے لقمے کی حفاظت کرو اور اپنے کھانے کو پاکیزہ بناؤ تاکہ جب تمہیں موت آئے تو بُرے اَعمال کی سیاہی کی جگہ نیک اعمال کا نُور تمہارے سامنے ظاہر ہو اور اپنے اَعضا کو حرام کھانے کے گُناہ سے روکے رکھو تاکہ یہ ہمیشہ رہنے والی نعمتوں سے لذّت پا سکیں۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓــٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿۲۴﴾ (پارہ:29، سورۂ حاقۃ:24)	ترجَمۂ کنزُالعِرفان: (کہا جائے گا:) گزرے ہوئے دنوں میں جو تم نے آگے بھیجا اس کے بدلے میں خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو۔

اور جو حرام کھانے سے نہ بچا کرے تو وہ طویل عرصہ تک بُھوکا رہنے کے بعد تُھوہڑ کا کڑوا اور گرم پھل کھائے گا تو یہ کیسا بدترین کھانا ہو گا اور اس کا نقصان کتنا شدید ہو گا کہ یہ دل کے ٹکڑے کر دے گا اور جِگر کو چِیر ڈالے گا، بدن کو پھاڑ دے گا اور جینا مُشکل کر دے گا۔[2]

گنہگار طلبگارِ عَفْو و رَحمت ہے
عذاب سَہنے کا کس میں ہے حَوصلہ یاربّ!

کہیں کا آہ! گناہوں نے اب نہیں چھوڑا
عذابِ نار سے عطّار کو بچا یاربّ![3]

[1]... تنبیہ الغافلین، باب آفۃ الکسب والحذر عن الحرام، صفحہ:261۔
[2]... بحر الدموع، الفصل الثانی والثلاثون، سبیل الطاعۃ اکل الحلال، صفحہ:179۔
[3]... وسائلِ بخشش، صفحہ:77 ملتقطاً۔

حلال کھانے کے فضائل پر احادیث

حلال کی اہمیت پر چند احادیثِ کریمہ سنیے!

(1): رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے 40 دن تک حلال کھایا، اللہ پاک اُس کے دل کو مُنَوَّر فرمادے گا اور اُس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری فرمادے گا۔[1]

(2): ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: جس شخص نے حلال مال کمایا پھر اُسے خود کھایا یا اُس کمائی سے لباس پہنا اور اپنے علاوہ اللہ پاک کی دیگر مَخْلُوق (اپنے اہل و عیال اور دیگر لوگوں) کو کھلایا اور پہنایا تو اُس کا یہ عَمَل اُس کے لیے بَرَکت و پاکیزگی ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اللہ پاک نے حلال کھانے میں کیسی کیسی برکتیں رکھی ہیں ❁ حلال کھانے کی بَرَکت سے بندے کا دِل مُنَوَّر ہو جاتا ہے ❁ حلال کھانے کی بَرَکت سے زبان حکمت کا سَر چشمہ بن جاتی ہے، ذرا غور کیجیے کہ حلال کھانے اور کمانے والوں کو کس قدر فضائل و برکات حاصِل ہوتے ہیں مگر افسوس کہ بعض لوگ نفس و شیطان کے ہاتھوں کھلونا بن کر روزی کے حلال و پاکیزہ اور آسان ذرائع مُیَسَّر ہونے کے باوُجود خواہ مخواہ حرام ذرائع اِختیار کرکے، حرام کھاکر، یا کِھلا کر اپنے لیے جہنّم میں جانے کا سامان کرتے ہیں۔

اَعمال قبول نہیں ہوتے

حدیثِ پاک میں ہے: اُس ذاتِ پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں مُحَمَّد (صَلَّی

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول فی فضیلۃ الحلال...الخ، جلد:2، صفحہ:113۔

2 ... ابن حبان، کتاب الرضاع، باب النفقۃ، ذکر کتبۃ اللہ...الخ، صفحہ:1149، حدیث:4236۔

اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی جان ہے! بے شک بندہ حرام کا لُقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اُس کے 40 دن کے عمل قبول نہیں ہوتے اور جس بندے کا گوشت حرام اور سُود سے پلا بڑھا ہو، اُس کے لیے آگ زیادہ بہتر ہے۔(1)

ایک روایت میں فرمایا: جو شخص 10 درہم میں ایک کپڑا خریدے اور اِن دَراہِم میں حرام کا ایک دِرہم بھی شامِل ہو تو اللہ پاک اُس وقت تک اس کی کوئی نماز بھی قبول نہیں فرمائے گا کہ جب تک اس کپڑے میں سے کچھ بھی اس کے استعمال میں رہے۔(2)

ایک حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کا ایک فِرشتہ ہر دن اور رات میں بیتُ المقدس کی چھت پر نِدا کرتا ہے: مَنْ كَانَ طَعْمَتُهٗ حَرَامًا كَانَ عَمَلُهٗ مَضْرُوْبًا بِهٖ وَجْهَهٗ جس کا کھانا حرام ہے، اس کے اعمال اس کے مُنہ پر مار دیئے جاتے ہیں۔(3)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُم العالیہ حرام کھانے والوں، عہد توڑنے والوں، جھوٹ بولنے والوں کو گویا چوٹ کرتے ہوئے سمجھا رہے ہیں:

کھائیں رزقِ حرام، ایسے ہیں بد لگام
اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول
عہد توڑا کریں، جھوٹ بولا کریں
اُن کو کس نے کہا؟ عاشقانِ رسول(4)

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیے! حرام کھانے کی کیسی کیسی نحوستیں ہیں، افسوس! ہمارے

1... معجم اوسط، جلد:5، صفحہ:34، حدیث:6495۔
2... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما، جلد:3، صفحہ:332، حدیث:5865۔
3... تاریخ بغداد، رقم:2144، جلد:4، صفحہ:379۔
4... وسائلِ بخشش، صفحہ:650۔

ہاں حالات ایسے ہیں کہ لوگ حرام حلال کا عِلْم بھی نہیں سیکھتے، ظاہِر ہے عِلْم نہیں ہو گا تو حلال و حرام کا فرق کیسے کر پائیں گے ؟ اَوَّل تو ہمیں حرام، حلال کا عِلْم لازمی سیکھ لینا چاہیے، یہ عِلْم سیکھنا فرض ہے۔ اس کے لیے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کا رسالہ **حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول** لازمی پڑھ لیجیے! اس کے ساتھ ساتھ مَدَنی چینل پر احکامِ تجارت پروگرام لگتا ہے، وہ دیکھا کیجیے! اور دارُ الاِفتاء اہلسنت کے ساتھ رابطے میں رہا کیجیے! اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! حلال و حرام کے عِلْم کے ساتھ ساتھ اور بہت ساری دِینی مَعْلُومات ملتی رہیں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللهُ عنہ کا ذِکْرِ خیر

پیارے اسلامی بھائیو! 15 شوال شریف حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللهُ عنہ اور شہدائے اُحُد کے عرسِ پاک کا دِن ہے، آیئے! آخر میں حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللهُ عنہ کا ذِکْرِ خیر کر لیتے ہیں:

حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللهُ عنہ کا مختصر تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللهُ عنہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے چچا جان ہیں، آپ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت سے 2 سال پہلے دُنیا میں تشریف لائے۔ آپ کے 4 مشہور اَلْقاب ہیں: (1): اَسَدُ الله (اللہ کا شیر) (2): اَسَدُ الرَّسُول (رسولِ پاک صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا شیر) (3): فاعِلُ الْخَیْرات (بہت بھلائی کے کام کرنے والا) اور (4): سَیِّدُ الشُّہَدَاء (شہیدوں کے سردار)۔[1]

1 ... شرح زرقانی مواہب الدنیہ، جلد:4، صفحہ:470، اُسد الغابۃ، جلد:2، صفحہ:67۔

حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کئی جہتوں سے رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے رشتے دار ہیں: (1): آپ رسولِ کریم، رَءُوْف رَّحِیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان ہیں (2): حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی والِدہ، سیدہ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا کی چچازاد بہن ہیں، یوں حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے خالہ زاد بھائی ہوئے (3): حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے رضاعی بھائی بھی ہیں کہ حضرت ثُوَیْبَہ اور حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہما جو رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی رضاعی مائیں ہیں، حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے بھی ان دونوں سے دودھ نوش فرمایا ہے۔[1]

کیا پوچھتے ہو کیا ہیں حضرت امیرِ حمزہ | حیرت کی انتہا ہیں حضرت امیرِ حمزہ
اللہ رے یہ نسبت! اللہ رے یہ عظمت! | سرکار کے چچا ہیں حضرت امیرِ حمزہ

اللہ ورسول کے شیر

معجم کبیر میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! بے شک 7ویں آسمان پر لکھا ہے: حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوْلِهٖ یعنی حضرت حمزہ بن عبدُ المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عنہ اللہ اور اُس کے رسول کے شیر ہیں۔[2]

وہی شیر ہیں خُدا کے اور شیر مصطفےٰ کے | ہیں مُحِبّ حبیبِ دَاوَرْ آقا امیر حمزہ!

---

1 ...اُسد الغابۃ، رقم: 1251، حمزۃ بن عبد المطلب، جلد: 2، صفحہ: 67۔

2 ...معجم کبیر، جلد: 2، صفحہ: 266، حدیث: 2881۔

حضرت امیر حمزہ کی شہادت

پیارے اسلامی بھائیو! 15 شوال، 3 ہجری کو حق وباطِل کا عظیم معرکہ ہوا، جسے غزوۂ اُحد کہا جاتا ہے، غزوۂ اُحد میں حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی شریک تھے، آپ بہت بہادری سے لڑے، آخِر شہادت کے بلند رُتبے پر فائِز ہوئے۔[1] بوقتِ شہادت آپ کی عمر مبارک 57 سال تھی۔[2]

سرداری تمہیں حاصِل ہے سارے شہیدوں کی | یوں حق کی حفاظت میں کی جان فِدا حمزہ!
احسان نہ بھولے گا میدانِ اُحد تیرا | ہے اس کی شبِ جاں میں اب تیری ضیا حمزہ!

شہادتِ امیر حمزہ پر غمِ مصطفٰے

روایات میں ہے: سرکارِ عالی وقار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اپنے چچا جان حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی لاش مبارک کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: یَاحَمْزَۃُ اے حمزہ! یَاعَمَّ رَسُوۡلِ اللہِ اے رسولُ اللہ کے چچا جان! وَاَسَدَ اللہِ وَاَسَدَ رَسُوۡلِہٖ اے اللہ و رسول کے شیر! یَاحَمْزَۃُ یَافَاعِلَ الْخَیْرَاتِ اے حمزہ! اے بھلائی میں آگے بڑھنے والے! یَاحَمْزَۃُ یَاکَاشِفَ الْکُرُبَاتِ اے حمزہ! اے رنج و غم دور کرنے والے! یَاحَمْزَۃُ یَاذَابًّا عَنْ وَجْہِ رَسُوۡلِ اللہِ اے حمزہ! اے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم سے دشمنوں کو دُور بھگانے والے![3]

آپ کے دَم سے بڑھی شوکتِ اسلام شہا! | باعثِ قُوَّتِ ایمان ہو حضرت حمزہ!
آپ کو بخشا گیا سیدِ شہدا کا لقب | دِین پہ اس طرح قربان ہو حضرت حمزہ!

---

1 ... معرفۃ الصحابۃ، رقم: 563، حمزۃ بن عبد المطلب، جلد: 2، صفحہ: 17 خلاصہ۔
2 ... اُسد الغابۃ، رقم: 1251، حمزۃ بن عبد المطلب، جلد: 2، صفحہ: 70۔
3 ... ذخائر العقبیٰ، صفحہ: 306۔

آپ کے اُسوَۂ حَسَنہ پہ مُشاہَد بھی چلے | اس نکمے پہ یہ احسان ہو حضرت حمزہ!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مہمانوں کی حفاظت فرمائی

شیخ سعید بن قُطب رحمۃُ اللہِ علیہ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مزار مبارک پر کثرت سے حاضِری دیا کرتے تھے۔ عموماً مدینۂ منورہ کے رہنے والے عاشقانِ رسول 12 رَجَب کو حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مزار مُبارَک پر حاضِری دیتے تھے مگر حضرت سعید بن قطب رحمۃُ اللہِ علیہ کچھ دِن پہلے ہی حاضِر ہو جاتے اور 12 رَجَب تک وہیں ٹھہرے رہتے تھے۔ **شیخ محمد بن عبدُ اللطیف مالکی** رحمۃُ اللہِ علیہ **فرماتے ہیں:** ایک روز میں بھی شیخ سعید رحمۃُ اللہِ علیہ کے ساتھ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مزار مبارک پر حاضِر ہو گیا، رات ہوئی تو سب لوگ سو گئے، میں ان کی حفاظت کے لیے جاگتا رہا، رات کو میں نے وہاں ایک گھوڑے سوار دیکھا، جو مزار مُبارَک کے قریب چکر لگا رہا تھا، میں نے اس گھوڑے سوار سے پوچھا: تم کون ہو؟ فرمایا: میرا نام حمزہ بن عبد الْمُطّلب ہے اور میں تم لوگوں کی حفاظت کر رہا ہوں۔ اتنا فرما کر حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ نظروں سے اَوجھل ہو گئے۔[1]

بابُ الدُّعا ہے بے شک جن کا مزارِ اَنور | وہ بندۂ خدا ہیں حضرت امیر حمزہ

اللہ پاک ہمیں حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کا فیضان نصیب فرمائے، آپ رَضِیَ اللہُ عنہ کے صدقے ہمیں حرام کے لقمے سے بچائے، رِزقِ حلال کھانے، کمانے اور کھلانے کی توفیق نصیب فرما، آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...جامع کرامات اولیا، جلد: 1، صفحہ: 109 بتغیر قلیل۔

حج و عمرہ موبائل ایپلی کیشن

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دَعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک ایپلی کیشن لانچ کی ہے:*Hajj &Umrah*(حج و عمرہ)۞اِس ایپلی کیشن کی مدد سے آپ حج و عمرہ کا مختصر طریقہ اور ۞حج و عمرہ کے ضروری مسائل وغیرہ جان سکتے ہیں،اس کے عِلاوہ اس موبائل ایپلی کیشن میں ۞حج و عمرہ کی دُعائیں ۞حرمین شریفین کے اَہم زیارت کے مقامات کی معلومات وغیرہ بھی شامِل ہیں،اس موبائل ایپلی کیشن کا ایک بہت اَہَم فیچر یہ ہے کہ ۞اس میں تھری ڈِی ویڈیوز(*3D Videos*)کے ذریعے حج و عمرہ کا عملی طریقہ بھی سکھایا گیا ہے۔ آپ بھی اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے!اس سے فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: غیر خُدا کی قسم کھانا،ناجائز اور گناہ ہے۔

وضاحت: اللہ پاک کے نام اور صفات کے علاوہ کسی اور ذات مثلاً:والدین،اولاد،شوہر اور بیوی وغیرہ،یونہی کسی عبادت مثلاً؛ نماز،روزہ،زکوٰۃ اور حج وغیرہ،اسی طرح کسی مقام مثلاً:کعبۃ اللہ ،حرم پاک،روضہ انور اور مسجد وغیرہ کی قسم کھانا،ناجائز اور گناہ ہے،کیونکہ یہ غیرِ خُدا کی قسم ہے۔[1] حدیث پاک میں ہے:بے شک اللہ پاک تمہیں

---

1 ...دار الافتاءاہلسنت،فتوٰی نمبر:Pin-6863۔

اپنے باپ کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے، جو شخص قسم کھائے، تو وہ اللہ کی قسم کھائے یا چُپ رہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دانتوں کے درد کا علاج

سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾

سُوْرَۃُ یٰسٓ کی یہ آیت 3 بار پڑھ کر اپنی اُنگلی پر دَم کر کے دانتوں پر ملیے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! درد جاتا رہے گا۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...بخاری، کتاب الاَیمان والنذور، باب لا تحلفوا بآبائکم، صفحہ:1625، حدیث:6646۔

2 ...بیمار عابد، صفحہ:31۔